نوید مسرت

اک پھول کے کھلنے سے میرا اب گلشن ہستی مہکا ہے
پژمردہ دل کے آنگن میں اک بلبل دیکھو چہکا ہے
اک مدت سے اس گلشن پر اک فصل خزاں سی تھی طاری
اس گل کی آمد سے ہوگی اب یاں پر فصل گل جاری
رب چاہے سوکھے پیڑوں پر پھولوں کی بہاریں لے آئے
جس جا پہ غم کے بادل ہوں خوشیوں کی قطاریں لے آئے
نومیدی کو یاں دخل نہیں امید کا دامن تھام رکھو
رحمت ہے اس کی بے پایاں تم اس پہ بھروسہ تام رکھو
وہ دینے پر گر آجائے ہے، کس میں طاقت روک سکے
وہ روک لے تو مرضی اس کی ہے کس میں طاقت ٹوک سکے
وہ مرضی کا تنہا مالک ہے کس میں جرات دم مارے
بے بس ہیں اس کے آگے واں جو پیر پیمبر ہیں سارے
وہ جس کو چاہے بیٹے دے اور بیٹیاں چاہے دان کرے
وہ چاہے رکھے بانجھ جسے پھر شکوہ کیوں انسان کرے
ہے بیٹا نور تو آنکھوں کا اور زینت ہے یہ دنیا کی
بدطینت گر یہ بن جائے پھر زحمت ہے یہ دنیا کی
ہر دم یہ دعائیں مانگا کرو اولاد ہماری صالح ہو
گر ایسی دعائیں مانگیں ہم اولاد کیوں اپنی طالع ہو
کر شادی ایسی عورت سے فرمان نبی ﷺ سرور کا ہے
ہوں بچے کثرت سے پیدا ارمان نبی ﷺ سرور کا ہے

میں کثرت امت پر نازاں تب ہوں گا روز محشر کو
سب نبیوں سے برتر ہوگا تب مرتبہ روز محشر کو
مت قتل کرو اولاد کو تم بس اللہ رازق ہے سب کا
وہ سب کو روزی دیتا ہے جو مالک خالق ہے سب کا
ہے خام خیالی یہ ہماری تعداد میں گر ہم کم ہوتے
تب کام سنورتے یاں اپنے سب دور ہمارے غم ہوتے
تحدید آبادی تو یکسر شیطان کا ایسا داؤ ہے
ایمان کے جسد اطہر پر اک بہت بڑا یہ گھاؤ ہے
ان مانع حمل دواؤں سے یاں کتنی بڑھی کرپشن ہے
اب جسم فروشی کے دھندے کو مل گیا تو انجکشن ہے
نہ غصہ رب کا تیز کرو تم اپنی بداعمالی سے
گر غصے میں وہ آجائے دوچار کرے بدحالی سے
ہر جانب ملک میں اپنے ہاں اک بے چینی سی طاری ہے
یہ زحمت ہے سب عصیاں کی جو اپنے دیس میں جاری ہے
گر امن یہاں ہم چاہتے ہیں اسلام پہ عامل ہو جائیں
شیطان کی پیروی ترک کریں ایمان میں کامل ہو جائیں
پھر دیکھنا عاصم سب دشمن یاں منہ کی اپنے کھائیں گے
خوشحالی ہوگی اپنے ہاں رحمت کے بادل چھائیں گے

رشحات فکر

عبدالرحمٰن عاصم انصاری
ایم اے۔بی ایڈ
میاں چنوں